اشاعت خاص صد سالہ عرس امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ

علم بدیع کے طلباء و علماء بالخصوص شعر و ادب سے شغف رکھنے والے افراد کیلئے ایک عظیم تحفہ

بیاد

حضرت شیخ القرآن والحدیث علامہ مولانا پیر ابو محمد محمد عبد الرشید قادری رضوی علیہ الرحمۃ

صنعتِ تجنیس اور اعلیٰ حضرت کی قادر الکلامی

مصنف

محقق اہلسنّت

علامہ سجاد علی فیضی صاحب

باہتمام

محمد شرافت علی قادری رضوی

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل (سمندری فیصل آباد)

علم بدیع کے طلباء وعلماء بالخصوص شعروادب سے شغف رکھنے والے افراد
کیلئے ایک عظیم تحفہ

صنعتِ تجنیس
اور
اعلیٰ حضرت کی قادر الکلامی

مصنف

محقق اہلسنّت علامہ سجاد علی فیضی صاحب

مدرس و ناظم تعلیمات دارالعلوم جامعہ فیضیہ

تاندلیانوالہ (فیصل آباد پاکستان)

باہتمام

محمد شرافت علی قادری رضوی

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی (سب آفس سمندری فیصل آباد)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں!

نام کتاب	صنعتِ تجنیس اور اعلیٰ حضرت کی قادر الکلامی
مصنف	فاضل نوجوان حضرتِ علامہ ابو السعید سجاد علی فیضی صاحب
حسب ارشاد	پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد غوث قادری رضوی سجادہ نشین آستانہ عالیہ سمندری شریف
نظر ثانی	علامہ محمد شہباز علی فریدی صاحب، علامہ محمد عمران فیضی صاحب علامہ ناصر حسین فیضی صاحب، اساتذہ جامعہ فیضیہ تاندلیانوالہ
باہتمام	محمد شرافت علی قادری رضوی چیئرمین رشد الایمان فاؤنڈیشن سمندری
تاریخ اشاعت اوّل	صفر المظفر ۱۴۴۰ھ/ ۲۰۱۸ء
صفحات	٦٤
تعداد	۱۱۰۰
کمپوزنگ و ڈیزائننگ	سبحان کمپیوٹرز اینڈ پرنٹرز فیصل آباد 0301-7008928

ملنے کے پتے

- دار العلوم جامعہ فیضیہ تاندلیانوالا فیصل آباد فون نمبر:0332-3409714
- مکتبہ شہید ختم نبوت، جامعہ اکبریہ فیض العلوم اکبر آباد کوٹلی میانی شریف (گوجرانوالہ)
  فون نمبر:0333-3333044
- المدینہ لائبریری P-90 بازار نمبر 2 مرضی پورہ نڑ والا روڈ فیصل آباد
  فون نمبر:0321-7031640
- جامعہ حنفیہ ۴۳۷ کرول گ۔ب سمندری (فیصل آباد)
  فون نمبر:0344-8672550

بسم اللہ الرحمن الرحیم
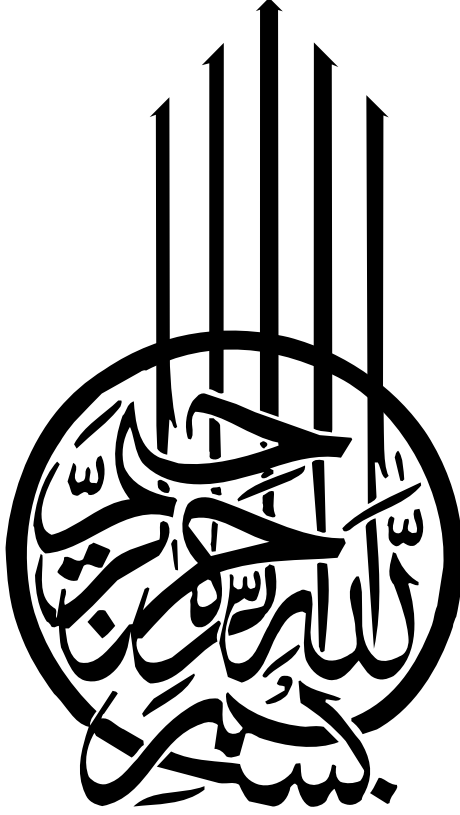
اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰهُمَّ

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ

بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمالِہٖ
كَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمالِہٖ
حَسُنَت جَمیعُ خِصالِہٖ
صَلُّوا عَلَیہِ وَآلِہٖ

آئینۂ کتاب

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آ گئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

تقریظ بلیغ

بحر امعی، نحریر لوزعی، ماہر فنونِ عقلیہ، حاذق علوم نقلیہ، استاذ الاساتذہ، گلِ زیبا بہار تدریس، بلیغ الکلام، شیخ الحدیث والتفسیر علامہ محمد عمران ضیائی قادری رضوی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ۔ مدرس و ناظم تعلیمات مرکز العلوم الاسلامیہ میٹھادر کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مَرْجِعِ الدَّلَالَۃِ وَالْھِدَایَۃِ وَالصَّلٰوۃُ عَلَی الْمُصْطَفٰی مَنْبَعِ الْفَصَاحَۃِ وَالْبَلَاغَۃِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ مُقْتَدَیِ الْاُمَّۃِ وَالْمِلَّۃِ اَمَّا بَعْدُ

رب رحمٰن نے تخلیق انسان فرما کر اس پر عَلَّمَهُ الْبَیَانَ کا احسان دو چند کیا نیز چند عباد مخصوص کو بیان کی عطائے حکمت کر کے فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا کا تاج پہنایا پھر انہیں مخصوص میں سے چند کو عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا کے ساتھ مشرف کیا اور کسی کو مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ کے گلستان کی پر کیف مہک سے معطر کیا اور کسی کو اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ کے لبالب جام پلا کے اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى کی خلعت فاخرہ پہنائی۔

انہیں مالک کوثر صاحب منطق الوحی نے وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى کے نصیبہ سے رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ کے حاملین کو ان نعمتوں سے نوازا کہ کوئی اس مرتبہ رضائے شارع کو پہنچا کہ اب پسند آنجناب پسند رسالت مآب اور ناپسندیدگی آنجناب ناپسندیدگی رسالت مآب ٹھہری اور کوئی یہ دعویٰ صادقہ کرتا ہوا سنائی دیا کہ قرآن مزاجی ہم سے سیکھئے ہم وہ ہیں کہ فصاحت قرآن اور بلاغت فرقان سے مسائل کا اخذ کرتے ہیں چھوٹی سی بات حتیٰ کہ اپنے اونٹ کے پاؤں کی رسی بھی قرآن سے ڈھونڈ لیتے ہیں۔

پس بعد میں آنے والوں نے فَبِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمْ فَاهْتَدَیْتُمْ کے

نور سے اپنی بصارت اور بصیرت کو منور کیا اور نَضَّرَ اللّٰہُ اِمْرَاءً سَمِعَ مِنَّا شَیْئًا فَبَلَّغَہٗ کی پر رونق شاہراہ پر چلتے ہوئے ہر ایک کو تر و تازگی و شادابی کا درس دیتے رہے ہیں پس یہ سلسلہ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا اَبَدًا کی مثل جاری و ساری رہا اور تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھَارُ کے جریان و سیلان سے نہ جانے کتنے سیراب ہوئے اور طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ کڑیاں جڑتی رہیں بالآخر ھُوَ الْقَاھِرُ فَوْقَ عِبَادِہٖ نے اپنا رنگ عَبْدُ الْقَاھِرِ میں دکھایا اور اس رنگ کی آمیزش سے وہ اس فن بلاغت کا امام اور صنعت فصاحت کا سرخیل ہوا اعتبارِ مناسب اور مقتضائے حال کے مطابق فن مذکور کو کُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَۃً کی روش سے تین حصوں میں منقسم کیا کہیں الفاظوں کو مفاہیم اور مطالب کی کیسا پہنا کر علم المعانی کے جزیرہ معظم کا رہائشی ٹھہرایا کہیں انہیں الفاظوں میں تشبیہات، کنایات کے نقد و پھول سے پر کشش عبارات کی مبیع کو خریدا اور جب ان میں طاق ہوئے تو پھر اس جزیرہ اور بازار کو چار چاند لگانے کے لئے انوکھی اور نت نئی ابحاث کے بیل بوٹے لگائے۔

چند لوگوں نے اس فن ذی وقار کو دنیا پرستی کا ذریعہ بنایا بادشاہوں کی مالداروں کی تعریفات میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے تا کہ دراہم و دنانیر کی ریل پیل سے وہ اور ان کے متعلقین آسودہ حال رہیں مگر چند لوگ حسان سے حسن لیتے رہے اور بوصیری کی بردہ اوڑھ کر جام سعدی میں شراب جامی ڈال کر خود بھی حسین محبوب کے رنگ و روپ میں مدہوش ہوئے اور اپنے ما بعد کو بھی وہ دنیائے طلسم عطا کی کہ آج تک اس کے اثرات دامن گیر ہیں اور جب یہ فن بصورت اشعار ڈھلتا ہے تو نہ پوچھو کیا رعنائیاں لاتا ہے اور پھر جب وہ اشعار عشق محبوب میں ڈوبے ہوئے ہوں تو اس کی تاب ناکیاں دیدہ زیب ہوتی ہیں اور خصوصاً جب محبوب، محبوب اعظم ہوں اور مادح مجدد اعظم حسان الہند امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ہوں تو پھر اس کلام کی وجہ آفرینیاں کس کے شمار میں آسکتی ہیں؟

جس ہستی کے لئے داغ جیسا کہنہ مشق شاعر یہ کہ دے

ع

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آ گئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

اور کیوں نہ ہو جو خود کو محبوب کا گدا شمار کرے ان کے سوا کسی کے وصف میں خود کو مبتلا نہ کرے تو وہ کیوں نہ کہے:

ع

ہے بلبل رنگیں رضا یا طوطئ نغمہ سرا
حق یہ کہ واصف ہے تیرا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

بیان کی تشبیہات ہوں یا بدیع کی انوکھی وادیاں سب سیدی اعلیٰ حضرت کے سامنے دست بستہ موجود رہتی تھیں ذرا تشبیہات کا زور ملاحظہ ہو:

ع

خدا ہی دے صبر جان پر غم دکھاؤں کیونکر تجھے وہ عالم
جب اُن کو جھرمٹ میں لے کے قدسی جناں کا دولہا بنا رہے تھے
اتار کر ان کے رُخ کا صدقہ یہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا
کہ چاند سورج مچل مچل کر جبیں کی خیرات مانگتے تھے
وہی تو اب تک چھلک رہا ہے وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لئے تھے
بچا جو تلوؤں کا ان کے دھون بنا وہ جنت کا رنگ و روغن
جنھوں نے دولہا کی پائی اُترن وہ پھول گلزار نور کے تھے

بہر حال یہ ایک بحر ذخائر ہے جس کی شناوری نہ کبھی ختم ہوا اور نہ بندہ سیر سے فارغ ہو۔

اللہ تعالیٰ سید سجاد کے صدقے میں عزیزم مفتی سجاد علی فیضی صاحب کو پیر

سید فیض محمد کا فیض عطا کرے خدمات اعلیٰ حضرت میں ایک گراں قدر اضافہ کیا ہے۔ نیز اعلیٰ حضرت کی معرفت کے طرق میں سے ایک طریقہ حسنہ کو منتخب کیا ہے کتاب صنعت تجنیس کے جملہ جوانب کو سمیٹے ہوئے ہے اور جہاں یہ کتاب امام احمد رضا کی شاعری میں نکھار دکھاتی ہے وہی پر بلاغت کے حصہ بدیع کی بحث تجنیس کو بھی طلباء کے لئے آسان کرتی ہے گویا یہ کتاب دوہرا فائدہ دیتی ہے کتاب کا اسلوب عام فہم اور الفاظ سادہ ہیں مگر اپنے معانی پر پورا پورا اترتے ہیں۔

یعنی مقتضائے حال کے مطابق ہیں اور اس کتاب سے ایک عام بندہ بھی اچھے طریقے سے استفادہ کر سکتا ہے اور قصیدہ تجنیسیہ پر مصنف کے قلم شہکار نے وہ نقش و نگار بکھیرے ہیں کہ اس گلشن کی سیر کرنے کے بعد ہی وہاں کی باغ و بہار کا اندازہ کیا جا سکتا ہے اللہ تعالیٰ موصوف کو امام احمد رضا کی خاص عطاؤں سے وافر حصہ عطا فرمائے اور اس تصنیف و تالیف کو مقبول عام فرمائے۔

آمین

محمد الوصولی

18/08/18

ابتدائیہ

مجدد اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت:

۱۲۷۲ھ/ ۱۸۵۶ وصال (۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء) ۱۵۴ سے زیادہ علوم و فنون میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔

جس پر آپ کی ایک ہزار کے لگ بھگ تصانیف وحواسی اور تعلیقات شاہد عدل ہیں۔ جہاں آپ تفسیر، حدیث، فقہ، منطق، ریاضی، سائنس اور علوم قدیمہ و جدیدہ کے امام تھے، وہیں شعر و سخن اور فنون ادب میں معاصرین میں ممتاز تھے۔

مولانا غلام مصطفیٰ رضوی مالی گاؤں انڈیا رقمطراز ہیں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کو وصال فرمائے سو سال گزر گئے اس سو سال کے اندر ہزاروں تصانیف مختلف مکاتب فکر کی سامنے آئیں۔ مگر جن کی تصانیف کو کل کی طرح آج بھی بالادستی حاصل ہیں وہ صرف امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف ہیں۔

امام احمد رضا کی سخن آرائی، ادبی وفنی مہارت اور نعت گوئی کے موضوع پر سینکڑوں مقالات و مضامین قلم بند کئے جا چکے ہیں۔ ہندو پاک کی یونیورسٹیوں میں آپ کی عربی و اردو نعت گوئی کے موضوع پر ڈاکٹریٹ (Ph.D) کے لئے درجنوں مقالے لکھے جا چکے ہیں اور مزید لکھے جا رہے ہیں اسی طرح ایم۔ فل (M.Phil) کے لئے جامعۃ الازہر مصر میں بھی ایک مقالہ لکھا گیا جبکہ دینی و علمی خدمات اور دیگر موضوعات پر ہونے والے تحقیقی امور مستزاد ہیں۔

فاضل اجل محافظ ختم نبوت استاذ العلماء علامہ مفتی سجاد علی فیضی صاحب کثیر کتب کے مصنف ہیں جن میں ''امیر کاذبان مرزا قادیان''، ''مسلمانوں اور

قادیانیوں میں فرق"، اور بالخصوص "سراپائے مصطفیٰ ﷺ از کلامِ رضا" قابل ذکر ہیں۔

فقیر کی گزارش پر رمضان شریف میں صد سالہ عرس امام احمد رضا کے حوالے سے اشاعت کتب کے سلسلہ میں آپ نے خصوصی شفقت فرمائی اور چند دِنوں میں یہ عظیم کاوش علم و ادب کی دنیا میں رضویات کے حوالہ سے ایک نئے باب کا آغاز کیا۔جس میں امام احمد رضا اور صنعت و تجنیس کے حوالہ سے آپ نے خصوصی تحقیقی مقالہ سپرد قلم فرمایا۔

اللہ تعالیٰ حضرت موصوف کے علم وعمل میں برکت فرمائے۔

والسلام

محمد شرافت علی قادری

چیئرمین

رشد الایمان فاؤنڈیشن سمندری (پاکستان)

18/8/2018
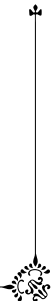
حدیث دِل

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام والا مقام جب بھی زبان و قلم پر آتا ہے یا حاسہ سمع کو چھوتا ہے تو دل و دماغ پر علم وعرفان اور زہد وتقویٰ کا وہ تصور قائم ہوتا ہے کہ جس کی رفعت فاران کی چوٹیوں سے بھی کوسوں اُونچی ہو۔

فاضل بریلوی کی ذات بلاشبہ برصغیر پاک و ہند ہی نہیں بلکہ عالم اسلام میں اپنے عُلوِ علم اور تفقہ فی الدین کی بنا پر اس قدر ممتاز و معروف ہے کہ آپ کے معاصرین میں یا آپ کے بعد آج تک کسی اور عالم کو نہ ایسی مقبولیت و شہرت حاصل ہوئی، اور نہ ہی اس کے علم و عمل کو ایسا عروج میسر آیا۔

مزید برآں جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا ہے آپ کے گلستان علم کی بہاروں کو مزید شباب ملتا ہے جا رہا، نت نئے روز آپکے کسی نہ کسی علمی فن پارے کی حسین صورت دیکھنے کو مل رہی ہے، راقم کو چند دن قبل ہی معلوم ہوا کہ بریلوی شریف انڈیا میں آپ کی تحقیقات وخدمات پر مستقل طور پر تحریری کام کیا جارہا ہے یعنی آپ کے وسائل اور فتاویٰ جات جو کسی وجہ سے ابھی تک نہ چھپ سکے تھے ان کی اشاعت کا اہتمام کا جا رہا، تادمِ تحریر اس کی ساٹھ (۶۰) جلدیں چھپ چکی ہیں۔ اور ابھی کام جاری ہے۔

بلاشبہ آپ نابغہء عصر، محدث عظیم، مجدد جلیل، مجتہد نحریر، مفسر کبیر، فصیح اللسان، بلیغ القلم، جامع علوم قدیم وجدید، مرج البحرین شرع وطریقت، حوالۂ عشق رسالت مآب اور امام اہلسنّت ہیں۔ اس بات کا اعتراف علماء عرب وعجم کر چکے اپنے اور پرائے مان چکے۔ بقول صاحبزادہ سید خورشید احمد گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے:

جب ''فاضل بریلوی کو مبداء فیاض نے علم وفن اگر منوں کے حساب

سے دیا تو ذوق و عشق بحمداللہ ٹنوں کی مقدار میں بخشا۔

ان کی اقامت پر ہر قبا خوب سجتی ہے مگر جب وہ کوچۂ نبی میں ہوں تو ان کی شانِ گدائی پر دارو سکندر کو رشک آنے لگتا ہے، جب وہ وقفِ ذکر رسول ہوتے ہیں تو وجدان درود پڑھنے لگتا ہے، جب ان کے ہاتھ میں نعت کا کشکول ہوتا ہے تو فرشتے (بھی خدا و مصطفی سے) بھیک مانگنے کو قطار اندر قطار اُترتے دکھائی دیتے ہیں، جب ان کے لبوں پر نام مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آتا ہے، تو، شہد کی بارش ہونے لگتی ہے، جب ان کا موضوع سخن حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا چشمہ فیض ہوتا ہے تو ساغرِ دل چھلک چھلک جاتا ہے۔ جب یاد حبیب کا چاند ان کے دل کے آنگن میں اُترتا ہے تو شبِ ہجراں چمک چمک جاتی ہے۔ اور جب وہ اپنی شاعری میں حسنِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مضمون باندھتے ہیں تو غنچہ چٹک چٹک جاتا ہے۔"

(انوار رضا تاجدار بریلوی نمبر 2003 ص189)

جب وہ حدیث نبوی میں فنِ ادب کی جانب متوجہ ہوتے ہیں تو عروض وقوافی اور بدائع صنائع دیوانہ وار خدمتِ قلم میں مصروف عمل ہوجاتے ہیں، جب شعر میں قرآن و حدیث سے اقتباس لانے لگتے ہیں قرآن و صاحب قرآن دونوں کرم نوازی اور رہنمائی کرتے نظر آتے ہیں، جب جمال یار کا عنوان قائم کرنا چاہتے ہیں تو الفاظ ہاتھ جوڑے یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ اے واصِف شاہ ہدیٰ، مخدوم من احمد رضا ہمارا انتخاب کریں ہمارا انتخاب کریں۔

دل تو کرتا ہے کہ باوجود اپنی کم مائیگی، ناقص شناسائی اور حقیر وسعت قلمی کے آپ کے نعتیہ دیوان ترجمانِ قرآن مسمیٰ بعنوان "حدائق بخشش" پر مختلف پہلوؤں پر خامہ فرسائی کی کوشش کی جائے، لیکن کچھ وجوہات کی بنا پر اب صرف

صنعتِ تجنسِ کی توضیح اور آپ کے ایک کلام بالا نام،صحیفۂ ازل،نغمہء زبور،روحِ نعت ،بے نظیر تفسیر حدیث لولاک دو،بہارِ جناس،قصیدہ تجنیسیہ ''زمین و زماں تمہارے لیےمکین ومکاں تمہارے لیے'' میں اقسامِ تجنیس کا اجراء کیا جائے گا۔

چونکہ تجنیس علم بدیع کی ایک صنعت ہے اس لیےضروری معلوم ہوتا ہے کہ مختصرطور پرعلم بدیع کی تعریف اورتاریخ بیان کر دی جائے۔

علم بلاغت کی مشہور درسی کتاب ''دروس البلاغۃ'' میں ہے کہ:

''علم بدیع وہ علم ہے جس کے ذریعے اس کلام کوخوبصورت بنانے کے طریقے معلوم کئے جائیں، جو کلام متضائے حال کے مطابق ہو،ان طریقوں میں سے بعض کا تعلق معنوی تحسین سے ہوتا ہے ان کومحسنات معنویہ کہتے ہیں اوربعض تحسین لفظی سے متعلق ہوتے ہیں ان کومحسنات لفظیہ کہتے ہیں۔ (دروس البلاغہ شموس، البراعہ ص:۱۲۸)

نوٹ: تجنیس کاتعلق محسنات لفظیہ سے ہے۔

ڈاکٹرمحمد سراج احمد بستوی صاحب اعلیٰ حضرت کی شاعری پر لکھے گئے اپنے پی ،ایچ ڈی کے مقالہ بنام''امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری میں فنِ بدیع کا تاریخی پس منظر بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

خلفاءعباسیہ کے دور میں نئ نئ ادبی تشبیہات و استعارات اورصنائع کو بدیع کہنے لگے۔اس کے بعد یہ اصطلاح اپنے وسیع ترمفہوم میں ہرادبی حسن کے لیے استعمال ہونے لگی۔یہاں تک بدیع ایک علم کی حیثیت سے مرتب ہوا،اورادبی دنیا میں بلاغت کاایسا شعبہ قرار پایاجس کاتعلق ادبی اسلوب میں حسن پیدا کرنے سے رہاہو۔

دوسری صدی ہجری میں اس کا استعمال وسیع پیمانے پر ہونے لگا،اس

کے بعد ابن المعتز نے اس علم پر محققانہ کام کیا اور بدیع کو پانچ بڑی انواع میں تقسیم کیا یعنی استعارہ،تجنیس،طباق و تضاد، ردالعجز علی الصدر اور لف ونشر اس کے بعد پھر ابن المعتز نے اس پر مزید باراں (۱۲) محاسن کا اور اضافہ کر دیا۔

پھر چوتھی صدی میں ابو بلال عسکری نے اس کی چھتیس (۳۶)انواع بیان کر ڈالیں۔

ابن رشیق نے اپنی کتاب عمدہ میں اس کی ساٹھ اقسام بیان کیں۔پھر چھٹی صدی ہجری کے اواخر اور ساتویں کے اوائل میں شکا کی کی بدولت علم بدیع بلاغت کی ایک مستقل شاخ کی حیثیت اختیار کر گیا۔پھر آٹھویں صدی ہجری میں علم بدیع کو دو حصوں صنائع لفظی اور صنائے معنوی میں تقسیم کر دیا گیا۔ (ص۷،۲۳۸،۲۳، تیغیر یسر)

بحمداللہ! فقیر فیضیؔ نے بھی زمانۂ طالب علمی میں اس پر کام کرتے ہوئے بلاغت کے اصول، فصاحت کے ضابطے اور بدیع کی صنائع کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اس کی ایک سو چھیاسی (۱۸۶)اقسام تلاش کیں اور ان کا اجرا حدائق بخشش کے اشعار میں کیا، جو نتیجتاً ایک ضخیمکتاب بن گئی۔جس کا نام'' حدائق بخشش بحرِ بلاغت'' قرار پایا۔خدا کرے اس کی اشاعت کا کوئی غیبی سبب بن جائے۔

مقابلہ ہذا کا اسلوب:

راقم نے سب سے پہلے تجنیس کی چودہ (۱۴)اقسام کی تعریفات نقل کیں اور ان میں سے ہر ایک کی مثال حدائق بخشش سے درج کی،ان اقسامِ تجنیس کے لیے دروس البلاغہ،شموس البراعہ،اساس البلاغہ،مختصر المعانی،حاشیہ دسوقی،الا تقان فی علوم القرآن، البرہان فی علوم القرآن وغیرہ کتب سے مدد لی گئی۔اور ان کے اجرا میں چند ایک مقامات پر محقق رضویات علامہ عبدا ستار ہمدانی

صاحب کی کتاب ''حسان الہند'' سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

پھر تخصیص کے ساتھ ان اقسام کا اجراء قصیدہ تجنسیہ میں کیا گیا جس میں ہر ہر شعر کے مشکل الفاظ کے معانی پھر ان کے مطلب بیان کیے گئے۔جس کے لیے صوفی اول قادری صاحب کی کتاب سخن رضا شرح حدائق بخشش سے مدد لی گئی۔

آخر میں رب تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ میری اس ادنی کاوش کو قبول فرمائے ہوئے اسے مقبولیت عامہ سے نوازے اور قارئین بالخصوص اہل علم سے گزارش ہے کہ اگر کسی مقام پر قابل اصلاح چیز دیکھیں تو ضرور مطلع فرمائیں تا کہ اگلے ایڈیشن میں اس کا ازالہ کیا جا سکے۔

دعا گو و دعا جُو

احقر العباد

سجاد علی فیضیؔ

۲۰۱۸ء۔۵۔۹ بروز بدھ
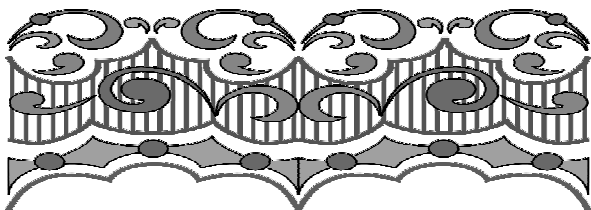
انتساب

امام اہلسنّت، مجدد دین ملت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس پاکیزہ قلم کے نام جس سے سینکڑوں علوم کے دریا بہے، ہزار سے زائد کتابیں تحریر ہوئیں جس نے حق و باطل میں حد فاصل کا کردار ادا کیا، جس سے عشق و ادب رسالت علیہ الصلوۃ والسلام کے بے بہا چشمے پھوٹے، جس سے تحقیق و تدقیق کو معراج میسر آئی، جو پوری دنیا کے حق شناس، حق تلاش لوگوں کے دلوں پر راج کر رہا ہے، جس نے معاندین ومخالفین اور منکرین کے ہمیشہ کیلئے دانت کھٹے کر دیئے جس کے سر پر آج بھی سخن شاہی کا تاج سج رہا ہے۔ قربان اس قلم کے جس نے بھی اسے دیکھا سنا، پڑھا، یہی بولا

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلّم
جس سمت آگئے ہو سکّے بٹھا دیئے ہیں
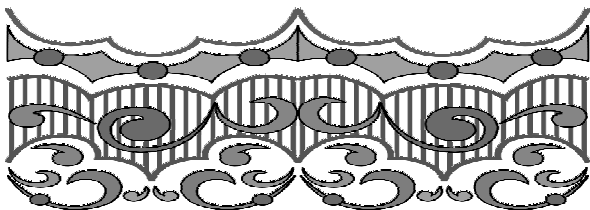
سببِ تالیف

کافی عرصہ سے میرے دل میں یہ خیال کثرت سے گردش کر رہا تھا کہ ''صنعت تجنیس اور اعلیٰ حضرت کی قادر الکلامی'' کے عنوان سے کوئی کتاب ترتیب دوں مگر لَیْتَ لَعَلَّ سے آگے نہ بڑھ سکا، مع ھذا تدریسی و تعلیمی اور جامعہ کی انتظامی مصروفیات بھی کافی حد تک حائل رہیں۔ اُدھر تقریباً پانچ (۵) ماہ قبل میرے انتہائی مخلص اور شفیق دوست مولانا محمد شرافت قادری رضوی صاحب چیرمین رشدالایمان فاؤنڈیشن سمندری۔ ہمارے جامعہ میں تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ آپ کے پاس ایک انتہائی اہم کام کے لیے حاضر ہو ہوں، وہ یہ کہ آئندہ صد سالہ عرس اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے موقع پر ہم اپنے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا'' کے پلیٹ فارم سے اعلیٰ حضرت کی ذات و خدمات پر نئے موضوعات پر ۲۵ صفر کی نسبت سے ۲۵ مقالات شائع کر رہے ہیں ،جن میں سے ایک آپ کے ذمے ہے کسی بھی اچھوتے عنوان پر مقالہ تحریر کر کے دیں۔

راقم نے تدریسی و تعلیمی مصروفیات کا عذر پیش کر کے امسال رمضان المبارک تک کا یہ عرض کرتے ہوئے وقت مانگا کہ ان شاء اللہ میں اُن دنوں اس مقدس مشن کے لیے نوکری کرنے کی کوشش کرنگا۔

سو رب تعالیٰ کا لاکھ شکر ہے کہ وعدہ بھی پورا ہو گیا اور بازار یوسفی میں معمولی اَٹی لیے حاضر ہونے کی سعادت عظمیٰ بھی میسر آ گئی۔ فللّٰہ الحمد

الاھتداء

ہدیہ عقیدت برائے

قطب الاقطاب، آفتاب نقشبندیت، غوث زماں، حضور قبلۂ عالم (راقم کے دادا مرشد)

حضرت پیر سید فیض محمد شاہ صاحب

المعروف پیر قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

۴۱۱ گ ب فیض آباد شریف تاندلیانوالہ فیصل آباد

و

حاجی الحرمین، غریب نواز، نقش قندھاری

حضرت پیر سید حسین علی شاہ صاحب قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

۴۱۱ گ ب فیض آباد شریف تاندلیانوالہ فیصل آباد

و

سیدی و مرشدی، امین و قاسم فیض قندھاری شیخ کامل

حضرت پیر سید اکبر علی شاہ صاحب گیلانی مدظلہ العالی

(کوٹلی میانی شریف، گوجرانوالہ)

و

قاطع مرزائیت، معمار مجاہدین ختم نبوت،

اجمل العلماء سند الفضلاء، شہیدِ ختمِ نبوت سیدی و مولائی و استاذی

حضرت علامہ صاحبزادہ

پیر سید محمد اجمل گیلانی نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ

اکبر آباد کوٹلی میانی شریف (گوجرانوالہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فن شاعری میں صنعت تجنیس ایک انتہائی دلچسپ اور قدرِ مشکل صنعت ہے، اسے دنیائے شعر وادب مین اک خاص مقام حاصل ہے اس کا استعمال اور صحیح استعمال ہر کس و ناقص کے بس کی بات ہی نہیں، اس کے ذریعے کلام میں گویا ایک نئی جان پیدا کر دی جاتی ہے اس کے استعمال سے ہی کسی بھی ادیب و شاعر کی قادر الکلامی کی حیثیت کو پرکھا جا سکتا ہے، اور اس کے وسعت علمی کی خبر ہوتی ہے، خصوصاً یہ کہ اسے علم لغت مفردات پر کس قدر ملکہ حاصل ہے۔ پھر انتخابِ کلمات میں اسے کتنی گرفت حاصل ہے لازمی بات ہے کہ جب کوئی شاعر اپنے کلام میں ایک ہی لفظ کو دو یا دو سے زائد بار مختلف معانی میں استعمال کرتا ہے یا تجنیس کا دیگر کوئی بھی پہلو اختیار کرتا ہے تو اس کے کلام کا حسن دوبالا ہو جاتا ہے۔ اور قاری وسامع کے لئے مزید لذت طبع کا سامان بن جاتا ہے۔

بہر کیف اب پڑھیں تجنیس کی تحقیق اور پھر دیکھیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے قلم کی جولانیاں۔

صنعت تجنیس کی تعریف:

دو الفاظ کا تلفظ میں مشابہ ہونا، نہ کہ معنی میں۔

نوٹ:

تجنیس کو جناس بھی کہہ دیتے ہیں۔

تجنیس کی ابتدائی تقسیم:

تجنیس کی ابتدائی طور پر دو اقسام ہیں۔

۱۔ تجنیس تام

۲۔ تجنیس غیر تام

تجنیس تام کی تعریف:

تجنیس تام یہ ہے کہ ان دو کلمات کا درج ذیل چار چیزوں میں متفق ہونا۔

۱۔ ہیئت یعنی حرکات وسکنات ۲۔ قسم

۳۔ تعداد ۴۔ ترتیب جیسے:

لَمْ نَلْقَ غَیْرَكَ اِنْسَانًا یُلَاذُبِهٖ
فَلَا بَرِحَ بِعَیْنِ الدَّهْرِ اِنْسَانًا

ترجمہ: ''ہم تیرے سوا کسی ایسے انسان کو نہیں ملے کہ جس کی پناہ لی جاتی ہو اور وہ ہمیشہ زمانے کی آنکھ کا تارا رہا ہو۔''

وضاحت:

اس شعر میں لفظ ''انسانا'' پہلی مرتبہ آدمی کے معنی میں اور دوسری مرتبہ آنکھ کی پتلی کے معنی میں آیا ہے۔

تجنیس تام کی اقسام:

تجنیس تام کی چار اقسام ہیں۔

۱۔ متماثل ۲۔ مستوفی

۳۔ متشابہ ۴۔ مفروق

تجنیس متماثل کی تعریف:

دونوں الفاظ ایک ہی نوع کے ہوں یعنی دونوں اسم ہو یا دونوں فعل ہوں۔

جیسے:

نور و بنت نور و زوج نور و امّ نور و نور
نور مطلق کی کنیز، اللہ دے لینا نور کا

(حدائق بخشش)

اجرائے صنعت:

ماہر رضویات علامہ عبدالستار ہمدانی فرماتے ہیں:

''اس شعر میں لفظ ''نور'' کا کل سات مرتبہ استعمال فرمایا گیا۔ یہ شعر جگر پارۂ راحتِ جانِ مصطفیٰ، خاتون جنت، سیدہ زہرہ، زاہدہ، عابدہ، طیبہ، طاہرہ، فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی شان میں ہے شعر میں لفظ ''نور'' سات الگ الگ معنوں اور مرادوں میں استعمال کیا ہے۔''

۱۔ پہلی مرتبہ سی مراد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا۔

۲۔ دوسری مرتبہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی۔

۳۔ تیسری مرتبہ سے مراد مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم۔

۴۔ چوتھی مرتبہ سے مراد حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ۔

۵۔ پانچویں مرتبہ سے مراد حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ۔

۶۔ چھٹی مرتبہ سے مراد اللہ تبارک وتعالیٰ کا نور۔

۷۔ اور ساتویں مرتبہ جو نور ہے اس کے معنی ہیں نورِ ایمان، روشنی، چمک وغیرہ۔

لہٰذا شعر کا معنی یہ ہوا کہ سیدۃ النساء خاتونِ جنت نور ہیں اور وہ نور (نبی) کی بیٹی ہیں اور نور (علی) کی زوجہ ہیں اور نور (حسن اور حسین رضی اللہ عنہما) کی والدہ ہیں اور نور (اللہ تبارک وتعالیٰ) کی کنیز یعنی بندی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو بھی نور نصیب فرمائے یعنی ایمان اور ایمان کی چمک دمک عطا فرمائے اور نور ایمان کی روشنی سے بہرہ مند فرمائے۔ (فن شاعری اور حسان الہند ص ۱۴۸)

تجنیس مستوفی کی تعریف:

ان دونوں الفاظ کا دو مختلف انواع سے ہونا یعنی ان میں سے ایک اسم اور دوسرا فعل ہو، یا دوسرا حرف ہو۔

جیسے:

یوں ملائک کریں معروض کہ اک مجرم ہے
اس سے پرشش ہے بتا تو نے کیا کیا کیا ہے

اجزائے صنعت:

اس شعر میں پہلا لفظ ''کیا'' فعل ماضی ہے اور دوسرا اور تیسرا کلمہ ''کیا کیا'' حروف استفہام ہیں۔

شعر کا مطلب:

بروز حشر فرشتے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کریں گے کہ آپ کے ایک گنہگار غلام سے پوچھا جا رہا ہے کہ بتا تو نے کیا کیا اعمال کئے ہیں۔

تجنیس متشابہ کی تعریف:

ان دونوں الفاظ میں سے ایک کا مرکب اور دوسرے کا مفرد ہونا، درانحالیکہ وہ لکھنے میں ایک جیسے ہوں۔

جیسے:

ہے رضا نراستم جرم پہ گرنہ لجائیں ہم
کوئی بجائے سوزِ غم ساز طرب بجائے کیوں

اجرائے صنعت:

اس میں پہلا کلمہ ''بجائے'' باء اور جائے بمعنیٰ جگہ سے مرکب ہے اور دوسرا ''بجائے'' بجانا سے مفرد ہے۔

تجنیس مفروق کی تعریف:

ان دو الفاظ میں سے ایک مرکب اور دوسرا مفرد ہو لیکن لکھنے میں ایک جیسے نہ ہوں۔ یعنی تلفظ دونوں کا ایک جیسا ہو، لیکن لکھنے میں ایک جیسے نہ ہوں۔

جیسے

كُلُّكُمْ قَدْ اَخَذَ الْجَامَ وَلَا جَامَ لَنَا
مَا الَّذِیْ ضَرَّ مُدِیْرَ الْجَامِ لَوْ جَامَلَنَا

ترجمہ: ''تم میں سے ہر ایک نے اپنا اپنا جام لے لیا اور ہمارے لئے کوئی جام نہیں، کونسی چیز تھی جو ساقی جام کو نقصان پہنچاتی اگر وہ ہمارے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرتا۔

اجرائے صنعت:

اس شعر میں لفظ جَامَ لَنَا اور جَامَلَنَا متجانسین ہیں لیکن ان میں پہلا جَامَ اور لَنَا ضمیر مجرور سے مرکب ہے جبکہ دوسرا جَامَلَ باب مفاعلہ سے فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اور نا ضمیر مفعول ہے۔

تجنیس غیر تام کی تعریف:

ان دونوں الفاظ کا مذکورہ چاروں امور (یعنی ہیئت، نوع، تعداد اور ترتیب) میں سے کسی ایک میں مختلف ہونا۔

تجنیس غیر تام کی اقسام:

تجنیس غیر تام کی سات اقسام ہیں۔

۱۔ محرف ۲۔ مطرف ۳۔ اوسط
۴۔ مزیل ۵۔ مضارع ۶۔ لاحق
۷۔ قلب

تجنیس محرف کی تعریف:

ان دو الفاظ کا فقط ہیئت (حرکات وسکنات) میں مختلف ہونا۔

جیسے:

تیرے خُلق کو حق نے عظیم کہا تیری خَلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا تیرے خالق حسن و ادا کی قسم

اجرائے صنعت:

اس میں خُلق بمعنی اخلاق اور خَلق بمعنیٰ تخلیق ہے۔

شعر کا مطلب:

اللہ تعالیٰ نے آپ کے خلق مبارک کو" انك لعلیٰ خلق عظیم " کہہ کر عظیم کہا اور آپ کی تخلیق کو حسن کا نقطہ کمال بنا دیا آپ کے حسن و ادا کے خالق کی قسم نہ آپ جیسا کوئی پیدا ہوا نہ ہوگا۔

تجنس مطرف کی تعریف:

دو الفاظ کا فقط تعدادِ حروف میں یوں مختلف ہونا کہ وہ زیادتی ایک لفظ کے شروع میں ہو۔

جیسے:

گیسو و قد لام الف کر دو بلا منصرف
لا کے تہہ تیغ لا تم یہ کروروں درود

اجرائے صنعت:

کلمہ "لا" اور "بلا" متجالسین ہین لیکن "بلا" کے شروع میں باء کی زیادتی ہے۔

شعر کا مطلب:

آپ کی زلفہائے مبارکہ اور قد مبارک "ل" اور "ا" کی مثل ہے یعنی "لا" تو آپ لا فرما کر مصیبتوں کو دور فرما دیجئے بلکہ "واما السائل فلا تنھر "میں موجود کلمہ "لا" کی تلوار کے ساتھ مصیبتوں کے سر قلم فرما دیجئے۔

تجنیس اوسط کی تعریف:

دو الفاظ کا تعداد میں یوں مختلف ہونا کہ وہ زیادتی لفظ کے درمیان میں ہو۔

جیسے:

اس کا غم ہے کہ ہر اک کی صورت
گلے کا ہار ہے کیا ہونا ہے

اجرائے صنعت:

کلمہ ''ہر'' اور ''ہار'' متجانسین ہیں اور ''ہار'' کے درمیان میں الف کی زیادتی ہے۔

شعر کا مطلب:

مجھے اس بات کا غم ہے کہ بیوی بچوں اور دوست و احباب کی شکلیں میرے گلے کا ہار بن چکی ہیں، اس فکر سے کیسے جان چھڑاؤں، نجانے میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔

تجنیس مزیل کی تعریف:

دو الفاظ کا تعدادِ حروف میں یوں مختلف ہونا کہ وہ زیادتی لفظ کے آخر میں ہو۔

جیسے:

خلیل و نجی مسیح و صفی سبھی سے کہی کہیں نہ بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے

اجرائے صنعت:

اس میں لفظ ''کہی'' اور ''کہیں'' متجانسین ہیں لیکن لفظ ''کہیں'' کے آخر

میں نون غنے کی زیادتی ہے۔

اس شعر کا مطلب اپنے مقام پر آرہا ہے۔

تجنیس مضارع کی تعریف:

ان دو الفاظ کا قریب المخرج حروف میں مختلف ہونا۔

جیسے

خستہ ہوں اور تم معاذ بستہ ہوں اور تم ملاذ
آگے جو شہہ کی رضا تم پہ کروڑوں درود

اجرائے صنعت:

اس میں لفظ ''معاذ'' اور ''ملاذ'' متجانسین ہیں اور معاذ کا عین اور ملاذ کا الف قریب المخرج ہیں۔

شعر کا مطلب:

یا رسول اللہ! میں زخمی عاجز اور پابند سلاسل ہوں، آپ ہی ہمیں شفاء و عطا اور آزادی سے نوازنے والے ہیں، اب ہماری بگڑی کا سنورنا آپ جناب کی مرضی کا محتاج ہے۔آپ پہ کروڑوں درود سلام ہوں۔

تجنیس لاحق کی تعریف:

دو الفاظ کا بعید المخرج حروف میں مختلف ہونا۔

جیسے:

تم ہو شفائے مرض خلق خدا خود غرض
خلق کی حاجت بھی کیا تم پہ کروڑوں درود

اجرائے صنعت:

اس میں کلمہ ''مرض'' اور ''غرض'' متجانسیں بعید المخرج ہیں۔

شعر کا مطلب:

حضور! ہماری ہر بیماری کی شفا آپ ہی ہو، مخلوق خدا تو خود غرض ہے، ویسے ہمیں مخلوق کی ضرورت بھی کیا ہے، آپ ہی کافی ہو، آپ پہ کروڑوں درود۔

نوٹ: لاحق کا دوسرا نام مزدوج ہے۔

تجنیس قلب کی تعریف:

دو الفاظ کا ترتیب حروف میں مختلف ہونا۔

جیسے:

یہ سر ہو اور وہ خاک در وہ خاک در ہو اور یہ سر
رضا وہ اگر چاہیں تو اب دل میں یہ ٹھانی ہے

اجرائے صنعت:

اس میں لفظ ''وہ'' اور ''ہو'' متجانسین بصورت قلب ہیں۔

شعر کا مطلب:

اے رضا اب دل کی یہ تمنا ہے کہ میرا سر ہو اور در مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاک ہو، اب اگر سرکار کرم فرما دیں تو کیا کہنے۔

تام وغیر تام ہونے کے اعتبار سے تجنیس کی گیارہ اقسام کا نقشہ:

تجنیس

نام | غیر تام

متماثل، مستوفی، متشابہ، مفروق

محرف، مطرف، اوسط، مزیل، مضارع، لاحق، قلب

تجنیس کی دیگر اقسام ثلثہ:

کچھ علماء بدیع وادب نے تجنیس کی درج ذیل تین اقسام بھی بیان کی ہیں:

۱۔ تجنیس اشتقاق

۲۔ تجیس اطلاق

۳۔ تجنیس مرفق

تجنیس اشتقاق کی تعریف:

دو الفاظ کا اصل اشتقاق یعنی اپنے مادہ وماخذ میں متفق ہونا۔

جیسے:

نور عین لطافت پہ الطف درود

زیب و زین نظامت پہ لاکھوں سلام

اجرائے صنعت:

اس میں کلمہ ''لطافت'' اور ''الطف'' متجانسین ہیں جن کو مادۂ لطف جمع کر رہا ہے۔

شعر کا مطلب:

حقیقی پاکیزگی، نورانی چمک پر پاکیزہ رحمتیں نازل ہوں۔ آپ خوبصورتی اور سجاوٹ کا حسن ہیں آپ پہ لاکھوں سلام ہوں۔

تجنیس اطلاق کی تعریف:

دو الفاظ کا فقط مشابہت میں متفق ہونا،

جیسے سِوَا اور رِجَا

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کا ساتھ ہو

اجرائے صنعت:

اس میں لفظ ''عطا'' اور ''کشا'' میں تجنیس اطلاق پائی جا رہی ہے۔

شعر کا مطلب:

اے مولا ہر جگہ تیری عطا ہمارے شامل حال رہے۔ مبادہ جب بھی مشکل آن پڑے تو ہمارے مشکل کشا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم میسر آئے۔

تجنیس مرفق کی تعریف:

دو الفاظ میں سے ایک تو مکمل طور پر اپنی صورت میں ہو اور دوسرا دو لفظوں کے بعض حروف سے مل کر پہلے کے مشابہ ہو۔

جیسے

واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
اتنا بھی تو ہو کوئی آہ کرے دل سے

اجرائے صنعت:

شعر کے پہلے مصرعے کے لفظ ''وہ'' اور دوسرے مصرعے کے کلمات ''تو ہو'' میں سے پہلے کی واؤ اور دوسرے کی ہاء لیں تو ان میں تجنیس مرفق کا ثبوت ہوگا۔

شعر کا مطلب:

خدا کی قسم آپ فریاد کو سن کر اسے پورا فرماتے ہیں، لیکن اتنا بھی تو ہو کہ کوئی آپ کو دردِ دل سے پکارے۔
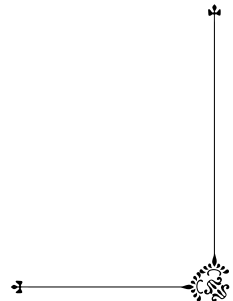
قصیدۂ تجنیسیہ اور بہارِ تجنیس

۱۔

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چنین و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

مشکل الفاظ کے معانی:

زماں، زمانہ، مکین: رہنے والا، مکان، جگہ، چنین، ایسا اس طرح، چناں، ویسا، اس طرح

شعر کا ادب:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ زمانہ یہ زمین، اس پر بسنے والے اور مکانات، سب آپ ہی کی خاطر اور آپ ہی کی وجہ سے پیدا کئے گئے ہیں، بلکہ یہ ایسا ویسا اور جمیع رنگ و بو اور کونین آپ ہی کیلئے پیدا کئے گئے ہیں۔

اجرائے صنعت:

تجنیس کن دو الفاظ میں پائی جاتی ہے	تجنیس کی کونسی قسم پائی جاتی ہے۔
زمین۔مکین	مضارع۔ لاحق۔ اطلاق
زماں۔مکان	مضارع۔ لاحق۔ اطلاق
جہاں۔زماں	مضارع۔ لاحق۔ اطلاق
جہاں۔مکاں	مضارع۔ لاحق۔ اطلاق

۲۔

دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے اٹھے بھی وہاں تمہارے لئے

مشکل الفاظ کے معانی:

دہن: منہ

شعر کا مطلب:

میں زبان آپ ہی کی مدح سرائی کرنے کیلئے ہے، جسموں میں جان آپ ہی کے لئے ہے ہم اس دنیا میں بھی آپ ہی کے لئے پیدا ہوئے اور قیامت کو بھی آپ ہی کی خاطر اٹھنا ہے۔

اجرائے صنعت:

تجنیس کن دو الفاظ میں ہے	تجنیس کی کون سی قسم پائی جاتی ہے
دہن ۔ بدن	اطلاق، لاحق
یہاں ۔ وہاں	اطلاق، لاحق

۳۔

فرشتے خدم رسول حشم تمام امم غلام کرم
وجود و عدم حدوث و قِدم جہاں میں عیاں تمہارے لئے

مشکل الفاظ کے معانی:

خدم: خادم کی جمع۔ حشم: نوکر۔ امم : امت کی جمع۔ عدم، نہ ہونا، حدوث، چیز کا نیا پیدا ہونا، قدم، پرانا۔عیاں: ظاہر

شعر کا مطلب:

فرشتوں کی خدمت گاری، انبیاء کی چاکری اور سب نبیوں کی امتیں آپ ہی کے کرم کے غلام ہیں یہ ہونا، نہ ہونا، یہ زندگی اور موت، نیا اور پرانا سب کا وجود آپ ہی کے دم قدم سے ظہور پزیر ہوا ہے۔

اجرائے صنعت:

تجنیس کن دو الفاظ میں ہے	تجنیس کی کون سی قسم میں پائی جاتی ہے
خدم ۔ حشم	اطلاق، مضارع، لاحق
خدم ۔ امم	اطلاق، لاحق
خدم ۔ کرم	اطلاق، لاحق۔مضارع
خدم ۔ عدم	اطلاق، لاحق
خدم ۔ قدم	اطلاق، لاحق
حشم ۔ امم	اطلاق، لاحق
حشم ۔ کرم	اطلاق، لاحق
حشم ۔ عدم	اطلاق، مضارع
حشم ۔ قدم	اطلاق، لاحق
تمام غلام	اطلاق، لاحق
جہاں ۔ عیاں	اطلاق، لاحق

۴۔

کلیم و نجی مسیح و صفی خلیل و رضی رسول نبی
عتیق و وصی غنی و علی ثنا کی زباں تمہارے لئے

مشکل الفاظ کے معانی:

کلیم: موسیٰ علیہ السلام، نجی: نوح علیہ السلام، مسیح: عیسیٰ علیہ السلام، صفی: آدم علیہ السلام، خلیل: ابراہیم علیہ السلام، رضی: اسمٰعیل علیہ السلام، عتیق: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہم، وصی: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، کیونکہ آپ خلیفۂ اول کی وصیت پر خلیفہ بنے، غنی: عثمان رضی اللہ عنہ، ثنا: تعریف

شعر کا مطلب:

حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت اسمٰعیل اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام، حضرت صدیق اکبر، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت مولا نا علی اور جمیع صحابہ رضی اللہ عنہم کی زبانیں آپ ہی کے ذکر سے تر رہتی ہیں۔

اجرائے صنعت:

تجنیس کن دو الفاظ میں پائی جاتی ہے	تجنیس کی کون سی پائی جاتی قسم ہے
نجی۔صفی	اطلاق۔لاحق
نجی۔رضی	اطلاق۔لاحق
نجی۔نبی	اطلاق۔لاحق
نجی۔وصی	اطلاق۔لاحق
نجی۔غنی	اطلاق۔لاحق
نجی۔علی	اطلاق۔لاحق
صفی۔رضی	اطلاق۔لاحق
صفی۔نبی	اطلاق۔لاحق
صفی۔وصی	اطلاق۔لاحق
صفی۔وصی	اطلاق۔لاحق
صفی۔غنی	اطلاق۔لاحق
صفی۔رضی	اطلاق۔لاحق
صفی۔نبی	اطلاق۔لاحق
صفی۔وصی	اطلاق۔لاحق
نبی۔وصی	اطلاق۔لاحق
نبی۔غنی	اطلاق۔لاحق
نبی۔رضی	اطلاق۔لاحق

نبی۔علی	اطلاق۔لاحق
وصی۔غنی	اطلاق۔لاحق
وصی۔رضی	اطلاق۔لاحق
وصی۔صفی	اطلاق۔لاحق
وصی۔نبی	اطلاق۔لاحق
غنی۔ علی	اطلاق۔لاحق
غنی۔رضی	اطلاق۔لاحق
رضی۔علی	اطلاق۔لاحق

۵۔

اصالت کل امامت کل سیادت کل امارتِ کل
حکومت ِ کل و لایت کل خدا کے یہاں تمہارے لئے

مشکل الفاظ کے معانی:

اصالت: جڑ، بنیاد:، امامت: رہنمائی۔ سیادت: سرداری۔ امارت:
حکومت: ولائت: سلطنت

شعر کا مطلب:

کائنات عالم کی تخلیق کی اساس آپ ہیں کلی طور پر امامت، سرداری، حکومت اور تصرف رب تعالیٰ نے آپ کو عطا فرما رکھا ہے۔یعنی جسے جو بھی ملتا ہے آپ ہی کے در دولت سے ملتا ہے۔

اجرائے صنعت:

تجنیس کن دو الفاظ میں پائی جاتی ہے	تجنیس کی کون سی قسم پائی جاتی ہے
اصالت۔امامت	اطلاق۔لاحق
اصالت۔سیادت	اطلاق۔لاحق

اصالت۔امارت	اطلاق۔لاحق
اصالت۔ولائت	اطلاق۔لاحق
امامت۔سیادت	اطلاق۔لاحق
امامت۔امارت	اطلاق۔لاحق
امامت۔ولائت	اطلاق۔لاحق
سیادت۔امارت	اطلاق۔لاحق
سیارت۔ولائت	اطلاق۔لاحق
امارت۔ولائت	اطلاق۔لاحق

۶۔

تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک
زمین و فلک سماک و سمک میں سکہ نشاں تمہارے لئے

مشکل الفاظ کے معانی:

دمک: چمک۔جھلک: جلوہ۔مہک: خوشبو۔فلک: آسمان۔سماک: بلند ہونے والی چیز۔سمک: مچھلی۔سکہ: روپے پر سرکاری مہر۔

شعر کا مطلب:

آسمان و زمین میں آپ ہی کی جلوہ تانیاں ہیں آپ ہی کے دم سے جملہ رونقیں ہیں، ہر بلندی و پستی، خشکی و تری میں آپ ہی کا حکم کارِفرماں ہے، آپ کی قبولیت کی مہر کے بغیر کسی کی بھی کوئی قیمت نہیں۔

اجرائے صنعت:

تجنیس کن دو الفاظ میں پائی جاتی ہے	تجنیس کی کون سی قسم پائی جاتی ہے
دمک۔چمک۔	اطلاق۔لاحق
دمک۔جھلک	اطلاق۔لاحق

دمک۔مہک	اطلاق۔لاحق
دمک۔فلک	اطلاق۔لاحق
دمک۔سمک	اطلاق۔لاحق
چمک۔جھلک	اطلاق۔لاحق
چمک۔مہک	اطلاق۔لاحق
چمک۔فلک	اطلاق۔لاحق
چمک۔سمک	اطلاق۔لاحق
جھلک۔مہک	اطلاق۔لاحق
جھلک۔فلک	اطلاق۔لاحق
جھلک۔سمک	اطلاق۔لاحق
مہک۔فلک	اطلاق۔لاحق
مہک۔سمک	اطلاق۔لاحق
فلک۔سمک	اطلاق۔لاحق
سماک۔سمک	اوسط

۷۔

وہ کنز نہاں یہ نور فشاں وہ کن سے عیاں یہ بزم فکاں
یہ ہرتن و جاں یہ باغ جناں یہ سارا سماں تمہارے لئے

مشکل الفاظ کے معانی:

کنز: خزانہ۔ نہاں: پوشدہ۔ فشاں: جھڑتا ہوا۔ کن: ہو جا۔ عیاں: ظاہر۔ بزم: محفل۔ فکاں: ہوگیا۔تن: جسم۔ جناں: جنت۔سماں: حالات

شعر کا مطلب:

وہ پوشیدہ خزانے ہوں یا نور کی ضیا پاشی، یا کن کے کمالات، یا کائنات

عالم کی محفل یا جسم و جاں اور باغ جنت کی بہاریں الغرض کلھم آپ ہی کی شان محبوبی دکھانے کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔

اجرائے صنعت:

تجنیس کن دو الفاظ میں پائی جاتی ہے	تجنیس کی کون سی قسم پائی جاتی ہے
نہاں۔فشاں۔	اطلاق۔لاحق
نہاں۔عیاں	اطلاق۔لاحق
نہاں۔فکاں	اطلاق۔لاحق
نہاں۔جناں	اطلاق۔لاحق
نہاں۔سماں	اطلاق۔لاحق
فشاں۔عیاں	اطلاق۔لاحق
فشاں۔فکاں	اطلاق۔لاحق
فشاں۔جناں	اطلاق۔لاحق
فشاں۔سماں	اطلاق۔لاحق
عیاں۔فکاں	اطلاق۔لاحق
عیاں۔جناں	اطلاق۔لاحق
عیاں۔سماں	اطلاق۔لاحق
فکاں۔جناں	اطلاق۔لاحق
فکاں۔سماں	اطلاق۔لاحق
جناں۔سماں	اطلاق۔لاحق

۸:

ظہور نہاں قیام جہاں رکوع مہاں سجود شہاں
نیازیں یہاں نمازیں وہاں یہ کس لئے ہاں تمہارے لئے

مشکل الفاظ کے معانی:

ظہور: ظاہر ہونا۔ قیام: وجود۔ رکوع: عاجزی۔ مہاں: بڑے لوگ۔ سجود۔ سجدہ کرنا۔ شہاں: بادشاہ۔ نیازیں: عاجزی کرنا

شعر کا مطلب:

پوشیدہ چیزوں کا ظہور اور دونوں جہاں کی تخلیق سرداروں کا عاجزی کے ساتھ جھکنا اور رب تعالیٰ کے حضور بادشاہوں کا سر بسجود ہونا، یہاں پر ہر قسم کی عاجزی کا وقوع پزیر ہونا اور آخرت میں نمازوں کا صلہ ملنا، سبب آپ کے سب اور آپ کے لئے ہے۔

اجرائے صنعت:

تجنیس کن دو الفاظ میں پائی جاتی ہے	تجنیس کی کونسی قسم پائی جاتی ہے
نہاں۔ جہاں	اطلاق۔ لاحق
نہاں۔ مہاں	اطلاق۔ لاحق
نہاں۔ شہاں	اطلاق۔ لاحق
نہاں۔ یہاں	اطلاق۔ لاحق
نہاں۔ وہاں	اطلاق۔ لاحق
جہاں۔ مہاں	اطلاق۔ لاحق
جہاں۔ شہاں	اطلاق۔ لاحق۔ مضارع
جہاں۔ یہاں	اطلاق۔ لاحق۔ مضارع
جہاں۔ وہاں	اطلاق۔ لاحق۔
مہاں۔ شہاں	اطلاق۔ لاحق۔
مہاں۔ یہاں	اطلاق۔ لاحق۔
مہاں۔ وہاں	اطلاق۔ لاحق۔ مضارع

شہاں۔ یہاں	اطلاق۔ لاحق۔ مضارع
شہاں۔ وہاں	اطلاق۔ لاحق۔
وہاں۔ یہاں	اطلاق۔ لاحق۔
لئے۔ یہاں۔ یہاں۔	اطلاق۔ لاحق۔، مرفق

۹۔

یہ شمس و قمر یہ شام و سحر یہ برگ شجر یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سپر یہ تاج و کمر یہ حکم رواں تمہارے لئے

مشکل الفاظ کے معانی:

شمس: سورج۔ قمر: چاند۔ سحر: صبح۔ برگ: پتہ، درخت۔ ثمر: پھل۔
تیغ: تلوار۔ سپر: ڈھال۔ رواں: جاری

شعر کا مطلب:

یہ چاند اور سورج یہ صبح اور شام، یہ درخت اور پھل، یہ گلستان، یہ سروں پر تاج، ہاتھوں میں تلوار، کمر پر زرہ ڈھال، سب آپ ہی کی خدمت کیلئے کار بند ہیں۔ دنیا میں آپ ہی کا حکم چلتا ہے۔

اجرائے صنعت:

تجنیس کن دو الفاظ میں پائی جاتی ہے	تجنیس کی کون سی قسم پائی جاتی ہے
قمر۔ سحر۔	اطلاق۔ لاحق
قمر۔ سپر	اطلاق۔ لاحق
قمر۔ کمر	اطلاق۔ لاحق
قمر۔ ثمر	اطلاق۔ مضارع
سحر۔ شجر	اطلاق۔ لاحق
سحر۔ سپر	اطلاق۔ مضارع

سحر۔ سپر	اطلاق۔ لاحق
سحر۔ کمر	اطلاق۔ لاحق
سحر۔ ثمر	اطلاق۔ لاحق
شجر۔ سپر	اطلاق۔ لاحق
شجر۔ کمر	اطلاق۔ لاحق
شجر۔ ثمر	اطلاق۔ لاحق
سپر۔ کمر	اطلاق۔ لاحق
سپر۔ ثمر	اطلاق۔ لاحق
ثمر۔ کمر	اطلاق۔ لاحق

۱۰۔

یہ فیض دیئے وہ جود کئے کہ نام لئے زمانہ جئے
جہاں نے لئے تمہارے دئے یہ امیاں تمہارے لئے

مشکل الفاظ کے معانی:

فیض: فائدہ۔ جود: سخاوت۔ امیاں: بزرگیاں

شعر کا مطلب:

آپ نے کائنات والوں کو ایسے فائدے پہنچائے، سخاوت کے ایسے دریا بہائے کہ زمانے والے آپ کا نام لے لے کر جی رہے ہیں۔ اس تعظیم و توقیر کے آپ ہی مستحق ہیں۔

اجرائے صنعت:

تجنیس کن دو الفاظ میں پائی جاتی ہے	تجنیس کی کون سی قسم پائی جاتی ہے
دیئے۔ کئے	اطلاق۔ لاحق
دیئے۔ لئے	اطلاق۔ لاحق

دیئے۔ جئے	اطلاق۔لاحق
کئے۔ لئے	اطلاق۔لاحق
کئے۔ جئے	اطلاق۔لاحق
جئے۔ لئے	اطلاق۔لاحق
دیئے۔دیئے	متماثل
جہاں۔امیاں	اطلاق

۱۱:

سحاب کرم روانہ کئے کہ آب نعم زمانہ پئے
جو رکھتے تھے ہم وہ چاک سئے یہ ستر بداں تمہارے لئے

مشکل الفاظ کے معانی:

سحاب: بادل۔ آب: پانی۔نعم: بہتر، خوب۔ چاک: پھٹن، بداں: بروں کے عیب چھپانا

شعر کا مطلب:

آپ نے کرم کے ایسے بادل بھیجے کہ ان کا بہترین پانی سارا زمانہ پی کر اپنی پیاسیں بجھا رہا ہے، ہمارے دامن جو غموں سے پھٹے ہوئے تھے۔ وہ آپ ہی نے سئے، اور بدوں کی پردہ داری آپ ہی نے کی اور کرتے رہے گے۔

اجرائے صنعت:

تجنیس کن دو الفاظ میں پائی جاتی ہے	تجنیس کی کون سی قسم پائی جاتی ہے
سحاب۔آب	اطلاق
کئے۔ پئے	اطلاق۔ لاحق
کئے۔ سئے۔	اطلاق۔ لاحق

پئے۔ سئے	اطلاق۔ لاحق
کرم۔نعم	اطلاق۔ لاحق
رکھتے۔ تھے	مطرف
روانہ۔ زمانہ	اطلاق۔ لاحق

۱۲۔

ثنا کا نشاں وہ نور فشاں کہ مہرو شاں بآں ہمہ شاں
بسا یہ کشاں مراکب شاں یہ نام و نشاں تمہارے لئے

مشکل الفاظ کے معانی:

ثنا: تعریف۔فشاں: بارش۔مہروشاں: انکا ہمدری کرنا۔ باں ہمہ شاں: ان تمام مراتب کے باوجود۔ بسا: بہت زیادہ۔کشاں: سایہ۔مراکب: پیدل فوج

شعر کا مطلب:

تعریف کی نشانیان نور کی بارشیں یہ الفت کی فراوانیاں اپنے سارے مراتب کے ساتھ سایہ فگن ہیں۔ افواج کا اُمڈنا سب آپ کے زیر فرماں ہے۔ یہ جملہ اوصاف آپ کی عظمت کو ظاہر کرنے کے لئے ہیں۔

اجرائے صنعت:

تجنیس کن دو الفاظ میں پائی جاتی ہے	تجنیس کی کون سی قسم پائی جاتی ہے
ثنا۔ بسا	اطلاق ۔لاحق
نشاں ۔فشاں	اطلاق ۔لاحق
نشاں ۔شاں	مطرف
نشاں ۔کشاں	اطلاق۔ لاحق
نشاں ۔نشاں	متماثل
شاں ۔شاں	متماثل

۱۳:

عطائے ارب جلائے کرب فیوض عجب بغیر طلب
یہ رحمت رب ہے کس کے سبب برب جہاں تمہارے لئے

مشکل الفاظ کے معانی:

عطا: بخشش۔ ارب: سو کروڑ۔ جلائے: ختم کئے۔ کرب: تکلیف۔ فیوض: فیض کی جمع، بخشش، فائدہ۔ برب: رب کی قسم

شعر کا مطلب:

آپ کی نوازشیں اربوں میں ہیں، آپ نے فریادیوں اور منگتوں کی تکلیفوں کو جلا کر راکھ کر دیا۔ آپ بن مانگے انمول فیوضات لوٹاتے ہیں۔ خدا کی قسم رب تعالیٰ کی ساری رحمتیں آپ ہی کی بدولت ملتی ہیں۔

اجرائے صنعت:

تجنیس کن دو الفاظ میں پائی جاتی ہے	تجنیس کی کون سی قسم پائی جاتی ہے
عطائے۔ جلائے	اطلاق، لاحق، مضارع
ارب۔ کرب	اطلاق، لاحق
ارب۔ عجب	اطلاق، لاحق
ارب۔ طلب	اطلاق، لاحق
ارب۔ سبب	اطلاق، لاحق
کرب۔ عجب	اطلاق، لاحق
کرب۔ طلب	اطلاق، لاحق
کرب۔ سبب	اطلاق، لاحق
کرب۔ عجب	اطلاق، لاحق

عجب۔طلب	اطلاق، لاحق
عجب۔سبب	اطلاق، لاحق
ارب۔رب	مطرف
بر۔رب	مطرف

۱۴:

ذنوب فنا عیوب ہبا قلوب صفا خطوب روا
یہ خوب عطا کروب زوا پئے دل و جاں تمہارے لئے

مشکل الفاظ کے معانی:

ذنوب: گناہ۔فنا: ختم۔عیوب: عیب کی جمع۔ ہبا: غبار بن کر اڑ جانا۔ قلوب: دل۔صفا: صاف۔خطوب روا، خوش کلامی۔کروب: مصیبتیں۔زوا: کھل جانا، ختم ہونا۔پئے: واسطے۔

شعر کا مطلب:

گنا جل کر راکھ ہو گئے، برائیاں غبار بن کر ہوا میں اُڑ گئیں، دل آئینے کی طرح صاف ہو گئے، بدکلامی خوش کلامی میں بدل گئی، یہ کتنے خوبصورت انعام ہیں جن سے دل و جاں کی بے چینیاں آپ کی وجہ سے ختم ہو گئیں۔

اجرائے صنعت:

تجنیس کن دو الفاظ میں پائی جاتی ہے	تجنیس کی کون سی قسم پائی جاتی ہے
ذنوب۔قلوب	اطلاق، لاحق
ذنوب۔خطوب	اطلاق، لاحق
ذنوب۔کروب	اطلاق، لاحق
قلوب۔خطوب	اطلاق۔لاحق
کروب۔ذنوب	اوسط

خطوب۔ذنوب	اطلاق۔لاحق
قلوب۔خطوب	اطلاق۔لاحق
قلوب۔کروب	اطلاق۔لاحق
کروب خطوب	اطلاق۔لاحق
روا۔زوا	اطلاق۔لاحق
روا۔صفا	اطلاق۔لاحق
روا۔زوا	اطلاق۔لاحق
روا۔صفا	اطلاق۔لاحق
روا۔فنا	اطلاق۔لاحق
روا۔عطا	اطلاق۔لاحق
روا۔ہبا	اطلاق۔لاحق
زوا۔صفا	اطلاق۔لاحق۔مضارع
زوا۔فنا	اطلاق۔لاحق۔مضارع
زوا۔عطا	اطلاق۔لاحق
زوا۔ہبا	اطلاق۔لاحق
صفا۔فنا	اطلاق۔لاحق
صفا۔عطا	اطلاق۔لاحق
صفا۔ہبا	اطلاق۔لاحق
فنا۔عطا	اطلاق۔لاحق
فنا۔ہبا	اطلاق۔لاحق

۱۵۔

نہ جن و بشر کہ آٹھ پہر ملائکہ در پہ بستہ کمر
نہ جبین و سر کہ قلب و جگر ہیں سجدہ کناں تمہارے لئے

مشکل الفاظ کے معانی:

ملائکہ: فرشتے۔ بستہ: باندھے ہوئے۔ جبین: پیشانی۔ کناں: کرنے والے

شعر کا مطلب:

یہ جن و انسان ہی نہیں بلکہ فرشتے بھی ہر وقت آپ کے درِ اقدس پر کمر بستہ رہتے ہیں، اپنے سر اور پیشانی سے نہیں (کیونکہ اس کا مستحق فقط خدا ہے) بلکہ قلب و جگر سے آپ کے حضور سجدہ ریز ہیں۔

اجرائے صنعت:

تجنیس کن دو الفاظ میں پائی جاتی ہے	تجنیس کی کون سی قسم پائی جاتی ہے
بشر۔ پہر	اطلاق، لاحق
بشر۔ کمر	اطلاق، لاحق
بشر۔ سر	اطلاق، لاحق
بشر۔ جگر	اطلاق، لاحق
پہر۔ کمر	اطلاق، لاحق
پہر۔ سر	اطلاق، لاحق
پہر۔ جگر	اطلاق، لاحق
کمر۔ سر	اطلاق، لاحق
کمر۔ جگر	اطلاق، لاحق
سر۔ کمر	اطلاق، لاحق
در۔ سر	اطلاق، لاحق

١٦:

نہ روح امیں نہ عرش بریں نہ لوح مبیں کوئی بھی کہیں
خبر ہی نہیں جو رمزیں کھلیں ازل کی نہاں تمہارے لئے

مشکل الفاظ کے معانی:

روح امیں: جبرئیل علیہ السلام۔ لوح: لوح محفوظ۔ رمزیں: راز کی باتیں۔ نہاں: چھپی ہوئی۔

شعر کا مطلب:

ازل کی جو پوشیدہ باتیں آپ پر ظاہر کی گئیں ان کی کسی کو خبر نہیں، نہ جبرئیل امین کو نہ عرش اعظم کو نہ لوح محفوظ کو، وہ کیا اور کتنا تھا، خدا جانے یا آپ جانیں۔

اجرائے صنعت:

تجنیس کن دو الفاظ میں پائی جاتی ہے	تجنیس کی کونسی قسم پائی جاتی ہے
امیں۔ بریں	اطلاق۔ لاحق
امیں۔ مبیں	اطلاق۔ لاحق
امیں۔ کہیں	اطلاق۔ لاحق
امیں۔ کھلیں	اطلاق۔ لاحق
بریں۔ مبیں	اطلاق۔ لاحق
بریں۔ کہیں	اطلاق۔ لاحق
بریں۔ کھلیں	اطلاق۔ لاحق
مبیں۔ کہیں	اطلاق۔ لاحق
مبیں۔ کھلیں	اطلاق۔ لاحق
کہیں۔ کھلیں	اطلاق۔ لاحق
بھی۔ ہی	اطلاق۔ لاحق
بھی۔ کی	اطلاق۔ لاحق
ہی۔ کی	اطلاق۔ لاحق
نہیں۔ امیں	اطلاق۔ لاحق

نہیں۔ بریں	اطلاق۔ لاحق
نہیں۔ مبیں	اطلاق۔ لاحق
نہیں۔ کہیں	اطلاق۔ لاحق
نہیں۔ کھلیں	اطلاق۔ لاحق

۱۷۔

جناں میں چمن چمن میں سمن سمن میں پھبن پھبن میں دلہن
سزائے محن یہ ایسے منن یہ امن و اماں تمہارے لئے

مشکل الفاظ کے معانی:

جناں: جنت۔ سمن: چنبیلی۔ پھبن: خوبصورتی۔ محن: مشقت۔ منن: احسان۔ اماں: چین

شعر کا مطلب:

جنت میں باغ اور باغ میں چنیل، چنیل کے خوشبودار پھول اور پھولوں میں سجاوٹ اور سجاوٹ میں دلہن کا نکھار اور تکالیف شاقہ پر ان کے احسانات اور یہ چین و آرام صرف اور صرف آپ کے دم قدم سے ہے۔

اجرائے صنعت:

تجنیس کن دو الفاظ میں پائی جاتی ہے	تجنیس کی کون سی قسم پائی جاتی ہے
جناں۔ اماں۔	اطلاق۔ لاحق
چمن۔ سمن	اطلاق۔ لاحق۔ مضارع
چمن۔ پھبن	اطلاق۔ لاحق
چمن۔ دلہن	اطلاق۔ لاحق
چمن۔ منن	اطلاق۔ لاحق

چمن۔صحن	اطلاق۔لاحق
چمن۔امن	اطلاق۔لاحق
سمن۔پھبن	اطلاق۔لاحق
سمن۔دلہن	اطلاق۔لاحق
سمن۔منن	اطلاق۔لاحق
سمن۔صحن	اطلاق۔لاحق
سمن۔امن	اطلاق۔لاحق
پھبن۔دلہن	اطلاق۔لاحق
پھبن۔منن	اطلاق۔لاحق
پھبن۔محن	اطلاق۔لاحق
پھبن۔امن	اطلاق۔لاحق
دلہن۔منن	اطلاق۔لاحق
دلہن۔محن	اطلاق۔لاحق
دلہن۔امن	اطلاق۔لاحق
منن۔محن	اطلاق۔لاحق
منن۔امن	اطلاق۔لاحق
محن۔امن	اطلاق۔لاحق

۱۸:

کمال جہاں جلال شہاں جمال حساں میں تم ہو عیاں
کہ سارے جہاں بروز فکاں ظل آئینہ ساں تمہارے لئے

مشکل الفاظ کے معانی:

مہاں: عاجزی میں کمال رکھنے والے۔جلال: بزرگی۔شہاں۔ بادشاہ، جمال: حسن۔حساں: حسین لوگ۔عیاں: ظاہر۔فکاں: پس ہو گیا۔ظل: سایہ۔

آئینہ: شیشہ۔ساں: مانند

شعر کا مطلب:

فقراء کی عاجزی اور بادشاہوں کی عظمت حسینوں کا حسن سب آپ ہی کی عظمت کے اظہار کیلئے ہے، کونین میں جو کچھ بھی پیدا ہوا وہ سب آپ ہی کی عکس بندی کر رہا ہے۔

اجرائے صنعت:

تجنیس کن دو الفاظ میں پائی جاتی ہے	تجنیس کی کون سی قسم پائی جاتی ہے
کمال۔ جمال	اطلاق۔مضارع
کمال۔ جمال	اطلاق۔ لاحق
جلال۔ جمال	اطلاق۔ لاحق
مہاں۔حساں	اطلاق۔ لاحق
مہاں۔شہاں	اطلاق۔ لاحق
مہاں۔عیاں	اطلاق۔ لاحق
مہاں۔ جہاں	اطلاق۔ لاحق
مہاں۔ فکاں	اطلاق۔مضارع
حساں۔شہاں	اطلاق۔ لاحق
حساں۔عیاں	اطلاق۔مضارع
حساں۔ جہاں	اطلاق۔ لاحق
حساں۔فکاں	اطلاق۔ لاحق
شہاں۔عیاں	اطلاق۔ لاحق
شہاں۔ جہاں	اطلاق۔مضارع
شہاں۔ فکاں	اطلاق۔ لاحق

عیاں۔ جہاں	اطلاق۔ لاحق
عیاں۔ فکاں	اطلاق۔ لاحق
جہاں۔ فکاں	اطلاق۔ لاحق
ساں۔ حسان	مطرف

۱۹:

یہ طور کجا سپہر تو کیا کہ عرش علا بھی دور رہا
جہت سے ورا وصال ملا یہ رفعت شاں تمہارے لئے

مشکل الفاظ کے معانی:

کجا: کہاں، کس گنتی میں، سپہر: روزروشن۔ علا: بلند۔ جہت: سمت۔ ورا: علاوہ، سوا۔ وصال: ملاقات۔ رفعت، بلندی۔ شاں: سان

شعر کا مطلب:

یہ کوہِ طور کس گنتی میں اور روز روشن کس شمار میں بلکہ عرش اعظم بھی بہت پیچھے رہ گیا، جہات ستہ (یعنی اوپر، نیچے، دائین، بائیں، آگے اور پیچھے) سے بھی آگے جیسے رب نے چاہا، آپ کو رب تعالیٰ کی ملاقات حاصل ہوئی۔ یہ بلند مرتبہ فقط آپ ہی کا حصہ ہے۔

اجرائے صنعت:

تجنیس کن دو الفاظ میں پائی جاتی ہے	تجنیس کی کون سی قسم پائی جاتی ہے
کجا۔ کیا	اطلاق
کجا۔ علا۔	اطلاق
کجا۔ علا	اطلاق
کجا۔ رہا	اطلاق
کجا۔ ورا	اطلاق

کجا۔ ملا	اطلاق
کیا۔ علا	اطلاق
کیا۔ رہا	اطلاق
کیا۔ وراء	اطلاق
کیا۔ ملا	اطلاق
علا۔ رہا	اطلاق
علا۔ وراء	اطلاق
علا۔ ملا	اطلاق
رہا۔ وراء	اطلاق
رہا۔ ملا	اطلاق۔ لاحق
طور۔ دور	اطلاق۔ لاحق
جہت۔ رفعت	اطلاق۔ لاحق

۲۰۔

خلیل ونجی مسیح و صفی سبھی سے کہی کہیں بھی بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے

مشکل الفاظ کے معانی:

خلیل حضرت ابراہیم: نجی حضرت نوح: صفی: حضرت آدم علیہ السلام

شعر کا مطلب:

بروز قیامت، شفاعت کیلئے، ساری دنیا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک باری باری سب انبیاء ورسل کے پاس جائے گی، سبھی انبیاء ایک ہی جواب دیں گے کہ کسی اور کے پاس جاؤ، پھر آخر میں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بار گاہ ناز میں حاضر ہونگے تو آپ کی شفاعت فرمائیں گے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کو ساری مخلوق کا لاعلمی میں سارے نبیوں کے پاس جانا، پھر آپ کے سوا کسی اور کا یہ کام نہ کرنا، یہ سارے کا سارا ماجرہ فقط آپ کی شان کو اہل حشر پر ظاہر کرنا ہے۔

اجرائے صنعت:

تجنیس کن دو الفاظ میں پائی جاتی ہے	تجنیس کی کون سی قسم پائی جاتی ہے
نجی۔صفی	اطلاق۔لاحق
نجی۔سبھی	اطلاق۔لاحق
نجی۔کہی	اطلاق۔لاحق
نجی۔بنی	اطلاق۔لاحق
نجی۔خبری	اطلاق۔لاحق
نجی۔پھری	اطلاق۔لاحق
صفی۔سبھی	اطلاق۔لاحق
صفی۔کہی	اطلاق۔لاحق
صفی۔بنی	اطلاق۔لاحق
صفی۔خبری	اطلاق۔لاحق
صفی۔پھری	اطلاق۔لاحق
کہی۔نبی	اطلاق۔لاحق
کہی۔خبری	اطلاق۔لاحق
کہی۔پھری	اطلاق۔لاحق
کہی۔سبھی	اطلاق۔لاحق
بنی۔خبری	اطلاق۔لاحق
خبری۔پھری	اطلاق۔لاحق
سبھی۔بھی	مطرف

کہی۔کہیں	مزیل
کہاں۔کہاں	متماثل
بے۔سے	اطلاق۔لاحق

۲۱:

بفور صدا سماں یہ بندھا یہ سدرۃ اٹھا وہ عرش جھکا
صفوف سما نے سجدہ کیا ہوئی جو اذاں تمہارے لئے

مشکل الفاظ کے معانی

فور: کے وقت۔صدا: آواز۔سماں: منظر۔سدرۃ: سدرۃ المنتہیٰ، مقامِ جبریل۔صفوف: صف کی جمع۔سما: آسمان

شعر کا مطلب:

معراج کی رات جب رب کی طرف سے آواز آئی محبوب آگے آؤ، نزدیک ہو جاؤ، اس آواز کے وقت ایسا دلکش منظر بنا کہ مقام سدرۃ تعظیماً بلند ہو رہا تھا اور سلامی پیش کرنے کو عرش جھک رہا تھا، جب آپ کی آمد کا اعلان ہوا تو سب آسمانوں کے فرشتوں نے آپ کی زیارت و ملاقات کی خوشی میں رب کے حضور شکر کے سجدے کئے۔

اجرائے صنعت:

تجنیس کن دو الفاظ میں پائی جاتی ہے	تجنیس کی کون سی قسم پائی جاتی ہے
صدا۔بندھا	اطلاق۔لاحق
صدا۔اٹھا	اطلاق۔لاحق
صدا۔جھکا	اطلاق۔لاحق
صدا۔کیا	اطلاق۔مضارع

بندھا۔ اٹھا	اطلاق
بندھا۔ جھکا	اطلاق
بندھا۔ سما	اطلاق
بندھا۔ کیا	اطلاق
اٹھا۔ جھکا	اطلاق۔ لاحق
اٹھا۔ سما	اطلاق
اٹھا۔ کیا	اطلاق
جھکا۔ سماء	اطلاق۔ لاحق
جھکا۔ کیا	اطلاق
سما۔ کیا	اطلاق۔ لاحق
سماں۔ اذاں	اطلاق۔ لاحق
جو۔ وہ	اطلاق۔ لاحق
نے۔ سماں یہ	مرفق

۲۲:

یہ مرحمتیں کچی متیں لتیں نہ اپنی گتیں
قصور کریں اور ان سے بھریں قصور جناں تمہارے لئے

مشکل الفاظ کے معانی:

مرحمتیں: نوازشیں۔ متیں: سمجھ۔ کچی: ناقص۔ لتیں: بری عادتیں۔ گتیں: چال چلن۔ قصور: گناہ۔ جناں: جنت

شعر کا مطلب:

آپ کی نوازشیں اس کثرت سے ہوئیں کہ آپ کے کم عقل غلام اپنی بری عادات چھوڑنے کیلئے تیار نہیں۔ گناہ کرنے سے گریز نہیں کرتے، پھر بھی

رب تعالیٰ آپ ہی کی وجہ سے اپنی جنت کے محلات کو ان سے بھر دے گا۔

اجرائے صنعت:

تجنیس کن دو الفاظ میں پائی جاتی ہے	تجنیس کی کون سی قسم پائی جاتی ہے
متیں۔لتیں	اطلاق۔لاحق
متیں۔گتیں	اطلاق۔لاحق
لتیں۔گتیں	اطلاق۔لاحق
قصور۔قصور	متماثل
کریں۔بھریں	اطلاق۔لاحق
مرحمتیں۔لتیں	مطرف

۲۳:

فنا بدرت بقا پیرت زہردو جہت بگرد سرت
ہے مرکزیت تمہاری صفت کہ دونوں کماں تمہارے لئے

مشکل الفاظ کے معانی:

فنا: موت: بدرت: آپ کے دروازے پر۔ بقا: زندگی۔ پیرت: طفیل۔ ز: سے۔ ہر دو جہت: دونوں طرف۔ بگرد: چاروں طرف۔ سرت: آپ کا سر۔ مرکزیت: گول دائرے کا درمیانی نقطہ۔ صفت: خوبی۔ کماں: وہ دو لائنیں جن کو ملا کر گول دائرہ بنتا ہے۔

شعر کا مطلب:

موت باندی بن کر آپ کے دروازے پہ کھڑی ہے اور زندگی آپ ہی کے طفیل ہے، یہ دونوں طرف بلکہ ہر طرف آپ کے سر انور کی بلندی کیلئے ہیں (یعنی موت وحیات کا فلسفہ بھی آپ ہی کی عظمت کا اظہار کر رہا ہے) کیونکہ آپ کی ذات اقدس کو مقام مرکزیت حاصل ہے۔ ایسے ہی جیسے دو کمانیں مل کر دائرہ بنتا ہے۔

اجرائے صنعت:

تجنیس کن دو الفاظ میں پائی جاتی ہے	تجنیس کی کون سی قسم پائی جاتی ہے
بدرت ۔ بیرت	اطلاق
جہت ۔ صفت	اطلاق ۔ لاحق
جہت ۔ سرت	اطلاق ۔ لاحق
صفت ۔ سرت	اطلاق ۔ لاحق
فنا ۔ بقا	اطلاق ۔ لاحق

۲۴:

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے

مشکل الفاظ کے معانی:

خور: سورج ۔ تاب: چمک ۔ تواں: مجال

شعر کا مطلب:

آپ نے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے اور ڈوبے ہوئے سورج کو واپس کر دیا۔ یہ طاقتیں صرف اور صرف آپ کو خدا سے حاصل ہیں۔

اجرائے صنعت:

تجنیس کن دو الفاظ میں پائی جاتی ہے	تجنیس کی کون سی قسم پائی جاتی ہے
دیا ۔ لیا	اطلاق ۔ لاحق
دیا ۔ کیا	اطلاق ۔ لاحق
لیا ۔ کیا	اطلاق ۔ لاحق

:۲۵

صبا وہ چلے کہ وہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے
لوا کے تلے ثنا میں کھلے رَضا کی زباں تمہارے لئے

مشکل الفاظ کے معانی:

صبا: صبح کی ٹھنڈی ہوا۔ بھلے: اچھے۔ لوا: وہ جھنڈا جو قیامت کو آقا علیہ السلام کو عطا کیا جائے گا۔ثنا: تعریف۔

شعر کا مطلب:

پورب سے ایسی دلکش ہوا چلے کہ باغ پھلیں پھولیں،خوبصورت پھول کھل اٹھیں، ہمارے دن سنور جائیں، کاش آپ کے لواء الحمد کے نیچے احمد رضا کو آپ کی نعت پڑھنے کا شرف حاصل ہو جائے۔

اجرائے صنعت:

تجنیس کن دو الفاظ میں پائی جاتی ہے	تجنیس کی کون سی قسم پائی جاتی ہے
صبا۔لوا	اطلاق۔لاحق
صبا۔ثنا	اطلاق۔لاحق
صبا۔رضا	اطلاق۔لاحق
لوا۔ثنا	اطلاق۔لاحق
لوا۔رضا	اطلاق۔مضارع
ثنا۔رضا	اطلاق۔مضارع
چلے۔پھلے	اطلاق۔لاحق
چلے۔کھلے	اطلاق۔لاحق
چلے۔بھلے	اطلاق۔لاحق

چلے۔ تلے	اطلاق۔ لاحق
چلے۔ کُھلے	اطلاق۔ لاحق
پھلے۔ کِھلے	اطلاق۔ لاحق
پھلے۔ بھلے	اطلاق۔ لاحق
پھلے۔ تلے	اطلاق۔ لاحق
پھلے۔ کھلے	اطلاق۔ لاحق
کِھلے۔ بھلے	اطلاق۔ لاحق
کِھلے۔ تلے	اطلاق۔ لاحق
کِھلے۔ کُھلے	اطلاق۔ محرف
بھلے۔ تلے	اطلاق۔ لاحق
بھلے۔ کھلے	اطلاق۔ لاحق
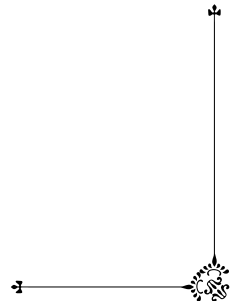
مصنف کی دیگر کتب

الحجج القاطعه فی رد البراہین الواضحہ معروف بہ منکرین دعا بعد از نماز جنازہ کا رد بلیغ ______ (مطبوعہ)

''سراپائے مصطفیٰ از کلام رضا ______ (مطبوعہ)

امیر کاذباں مرزائے قادیاں ______ (مطبوعہ)

مسلمانوں اور مرزائیوں میں فرق ______ (مطبوعہ)

دستگیر غلام اردو ترجمہ مصباح الظلام ______ (زیر طبع)

معیار نبوت وردِ مرزائیت ______ (غیر مطبوعہ)

فیض بخشش (نعتیہ دیوان) ______ (غیر مطبوعہ)

حقانیت اہلسنّت ______ (غیر مطبوعہ)

صحابیات رسول کی علمی وفقہی خدمات ______ (غیر مطبوعہ)

فیض نور اردو ترجمہ درِ منثور (تاریخ مدینہ) ______ (غیر مطبوعہ)

الدقائق فی الحدائق معروف بہ ''حدائق بخشش بحرِ بلاغت ______ (غیر مطبوعہ)